صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی مترجم

۷،۴۲۲ احادیث نبوی کا روح پرور اور ایمان افروز ذخیرہ

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

نام کتاب

صحیح مسلم شریف

مع مختصر شرح نووی

تالیف: امام مسلم بن الحجاج

ترجمہ: علامہ وحید الزمان

جلد: ششم

تاریخ اشاعت: اگست ۲۰۰۴ء

مطبوعہ: علی آصف پرنٹرز لاہور

ملنے کا پتہ

نعمانی کتب خانہ

لاہور

E-mail: nomania2000@hotmail.com

NOMANI

ﷺ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ ((الْقَرْنُ الَّذِي أَنَا فِيهِ ثُمَّ الثَّانِي ثُمَّ الثَّالِثُ)).

نے رسول اللہؐ سے پوچھا کون لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا وہ قرن جس میں میں ہوں پھر دوسرا پھر تیسرا۔

بَاب قَوْلِهِ ﷺ لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ

باب: صدی کے اخیر تک کسی کے نہ رہنے کا بیان

٦٤٧٩- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ ((أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ)) قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَوَهَلَ النَّاسُ فِي مَقَالَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ فِيمَا يَتَحَدَّثُونَ مِنْ هَذِهِ الْأَحَادِيثِ عَنْ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنْ يَنْخَرِمَ ذَلِكَ الْقَرْنُ.

۶۴۷۹- عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک رات عشاء کی نماز پڑھی ہمارے ساتھ اپنی آخر عمر میں جب سلام پھیرا تو کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اپنی اس رات کو دیکھا اب سے سو برس کے آخر پر زمین والوں میں سے کوئی نہ رہے گا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ لوگوں نے اس حدیث میں غلطی کی جو بیان کرتے ہیں سو برس کا بلکہ آپ نے یہ فرمایا کہ آج جو لوگ موجود ہیں ان میں سے کوئی نہ رہے گا یعنی یہ قرن تمام ہو جاوے گا۔

٦٤٨٠- عَنِ الزُّهْرِيِّ بِإِسْنَادِ مَعْمَرٍ كَمِثْلِ حَدِيثِهِ.

۶۴۸۰- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

٦٤٨١- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِشَهْرٍ ((تَسْأَلُونِي عَنِ السَّاعَةِ وَإِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأُقْسِمُ بِاللَّهِ مَا عَلَى الْأَرْضِ

۶۴۸۱- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے آپ وفات سے ایک مہینہ آگے فرماتے تھے تم مجھ سے قیامت کو پوچھتے ہو قیامت کا علم تو خدا کو ہے اور میں قسم کھاتا ہوں اللہ کی کوئی جان نہیں (یعنی آدمیوں میں) جس پر

(۶۴۷۹) ☆ اور یہ مطلب نہیں کہ سو برس کے بعد کوئی نہ رہے گا اور قیامت آجائے گی یہ حدیث صحیح نکلی اور ایسا ہی ہوا کہ رسول اللہؐ کے صحابہ میں سے اس تاریخ سے سو برس کے بعد کوئی نہ رہا سب سے آخری صحابی جو ابو الطفیل تھے وہ بھی بقول صحیح ۱۱۰ھ میں گزر گئے۔ نووی نے کہا مراد زمین والوں سے آدمی ہیں نہ کہ فرشتے وہ تو رہیں گے اور اس حدیث سے بعضوں نے استدلال کیا ہے خضر کی موت پر لیکن جمہور یہ کہتے ہیں کہ وہ زندہ ہیں اور وہ دریا والوں میں ہیں نہ کہ زمین والوں میں یا خضر اس میں سے مستثنیٰ ہیں۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ ہندوستان میں کئی سو برس کے بعد جو بابا رتن نے صحابی ہونے کا دعویٰ کیا وہ محض غلط اور جھوٹ تھا البتہ جنوں میں آنحضرتؐ کے دیکھنے والے باقی ہوں گے برادر معظم مولوی حاجی بدیع الزمان صاحب مرحوم نے ایک حدیث شاہ سکندر سے روایت کی ہے انھوں نے رسول اللہؐ سے سنی اور شاہ ولی اللہ صاحب سے بھی ویسا ہی منقول ہے۔ واللہ اعلم

مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ))۔

سو برس تمام ہوں (آج کی تاریخ سے اور وہ زندہ رہے)۔

٦٤٨٢- عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَلَمْ يَذْكُرْ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ.

۶۴۸۲- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٨٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ ذَلِكَ قَبْلَ مَوْتِهِ بِشَهْرٍ أَوْ نَحْوِ ذَلِكَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ الْيَوْمَ تَأْتِي عَلَيْهَا مِائَةُ سَنَةٍ وَهِيَ حَيَّةٌ يَوْمَئِذٍ وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ صَاحِبِ السِّقَايَةِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِ ذَلِكَ وَفَسَّرَهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ نَقْصُ الْعُمُرِ.

۶۴۸۳- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے ایک مہینہ آگے یا کچھ ایسا ہی فرمایا جو جان آج کے دن ہے اس پر سو برس نہ گزریں گے کہ وہ مر جائے گی عبدالرحمن نے اس کی تفسیر یہ کی کہ عمر گھٹ گئی (ورنہ اگلے لوگ سو برس سے زیادہ بھی جیتے تھے)۔

٦٤٨٤- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَهُ.

۶۴۸۴- ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

٦٤٨٥- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ سَأَلُوهُ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ((لَا تَأْتِي مِائَةُ سَنَةٍ وَعَلَى الْأَرْضِ نَفْسٌ مَنْفُوسَةٌ الْيَوْمَ)).

۶۴۸۵- ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تبوک سے لوٹے تو آپ سے پوچھا قیامت کو آپ نے فرمایا سو برس گزرنے پر اس وقت کا کوئی شخص زندہ نہ رہے گا۔

٦٤٨٦- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ تَبْلُغُ مِائَةَ سَنَةٍ)) فَقَالَ سَالِمٌ تَذَاكَرْنَا ذَلِكَ عِنْدَهُ إِنَّمَا هِيَ كُلُّ نَفْسٍ مَخْلُوقَةٍ يَوْمَئِذٍ.

۶۴۸۶- جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص سو برس تک نہ جئے گا سالم نے کہا ہم نے اس کا ذکر کیا جابر کے سامنے مراد وہ شخص ہے جو اس دن پیدا ہو چکا تھا (جب آپ نے یہ حدیث بیان کی)۔

بَاب تَحْرِيمِ سَبِّ الصَّحَابَةِ (۱)

باب: صحابہ کو برا کہنا حرام ہے

٦٤٨٧- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ

۶۴۸۷- ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

(۶۴۸۵) ☆ پھر اس وقت جتنے لوگ ہیں ان کی قیامت سو برس کے اندر آ جاوے گی کیونکہ موت بھی میت کے حق میں قیامت ہے گو قیامت کبریٰ نہیں اور قیامت کبریٰ کب آوے گی اس کا علم سوا خدا کے کسی کو نہیں ہے۔

(۱) ☆ نووی نے کہا صحابہ کو برا کہنا سخت حرام ہے گو وہ صحابہ ہوں جو لڑائی میں ایک دوسرے کے مقابلہ میں شریک تھے اس لیے کہ وہ مجتہد تھے اس لڑائی کے بارے میں اور مجتہد کی خطا معاف ہے اور صحابہ کو برا کہنا گناہ کبیرہ ہے ہمارا اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جو ایسا کرے اس کو سزا دی جائے پر قتل نہ کیا جاوے اور بعض مالکیہ کے نزدیک قتل کیا جائے۔ (انتہی مختصرا)

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ((لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي لَا تَسُبُّوا أَصْحَابِي فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ)).

نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب کو مت برا کہو میرے اصحاب کو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کوئی تم میں احد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرے (خدا تعالیٰ کی راہ میں) تو ان کے مد (سیر بھر) یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

٦٤٨٨–عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ وَبَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ شَيْءٌ فَسَبَّهُ خَالِدٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَوْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا مَا أَدْرَكَ مُدَّ أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ.

۶۴۸۸- ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خالد بن ولید اور عبدالرحمٰن بن عوف میں کچھ جھگڑا ہوا تو خالد نے ان کو برا کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مت برا کہو میرے اصحاب میں سے کسی کو اس لیے کہ اگر کوئی تم میں سے احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔

٦٤٨٩–عَنْ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِ جَرِيرٍ وَأَبِي مُعَاوِيَةَ بِمِثْلِ حَدِيثِهِمَا وَلَيْسَ فِي حَدِيثِ شُعْبَةَ وَوَكِيعٍ ذِكْرُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ.

۶۴۸۹- ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

بَاب مِنْ فَضَائِلِ أُوَيْسٍ الْقَرَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

باب: اویس قرنی کی فضیلت

٦٤٩٠–عَنْ أُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ أَنَّ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوا إِلَى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِأُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا أَحَدٌ مِنَ الْقَرَنِيِّينَ فَجَاءَ ذَلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ قَالَ ((إِنَّ رَجُلًا يَأْتِيكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ أُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللَّهَ فَأَذْهَبَهُ عَنْهُ إِلَّا مَوْضِعَ الدِّينَارِ أَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ

۶۴۹۰- اسیر بن جابرؓ سے روایت ہے کوفہ کے لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے ان میں ایک شخص تھا جو اویس سے ٹھٹھا کیا کرتا (کیونکہ وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ اولیاء اللہ میں سے ہیں اور اویس اپنا حال چھپاتے تھے نووی نے کہا عارفوں کا یہی طریقہ ہے) حضرت عمرؓ نے کہا یہاں قرن کا بھی کوئی آدمی ہے وہ شخص آیا تب حضرت عمر نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تمہارے پاس ایک شخص آئے گا یمن سے اس کا نام اویس ہے اور وہ یمن میں کسی کو نہ چھوڑے گا (اپنے عزیزوں میں سے) سوا اپنی ماں کے اس کو (برص کی) سفیدی ہو گئی

(۶۴۸۷ - ۶۴۸۸) ☆ کیونکہ انھوں نے ایسے وقت پر صرف کیا جب نہایت ضرورت تھی اور دین کی جڑ ان کی تائید سے قائم ہوئی ان کا احسان قیامت تک ہر مسلمان پر ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ولی یا بزرگ یا پیر ادنیٰ صحابی کے مرتبے تک نہیں پہنچ سکتا۔

(۶۴۹۰) ☆ ان کا نام اویس بن عامر ہے یا اویس بن ماکو یا اویس بن عمرو کنیت ان کی ابو عمرو تھی صفین کی جنگ میں مارے گئے اور قرنی منسوب ہے قرن کی طرف بنی قرن ایک شاخ ہے مراد کی اور یہ حضرتؐ کے زمانہ مبارک میں موجود تھے اور اسلام لا چکے تھے پر آپ کی صحبت سے مشرف نہیں ہوئے اس لیے تابعین میں ان کا شمار ہے اور ان کا درجہ تمام تابعین سے افضل ہے۔